رد السکین

15-332

یعنی

حبل المتین کی تائید اور جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی کے رسالہ کا جواب باصواب

مولفہ

علامہ زمن جناب مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق محدث نیموی عظیم آبادی

حسب الحکم

ناصر الملۃ امیر الامراء عالیجناب شیخ محمد بہاؤ الدین خان بہادر وزیر اعظم ریاست جوناگڈھ

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و مہتمم

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

قیمت فی جلد ۱۰/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ جب مین نے بحث آمین مین رسالہ حبل المتین لکھکر شایع کیا تو اللہ تعالی جلشانہ کی عنایت سے ملک پر اوسکا اتنا بڑا اثر پڑا کہ بہتیرے مذبذبین سنبھل گئے اکثر قائلین بالجہر کے خیالات پلٹ گئے۔ اہل علم مین سے کسی نے لکھا کہ بیشک یہ رسالہ نہایت قابل قدر تالیف ہوا ہی بعض جگہ تو ثبوت کی تحریر ایسی محققانہ طور پر ہے کہ پڑھنے کے وقت دلپر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہی اور کسی نے بالمشافہ مجھے کہا کہ اس کتاب کا عنوان بیان کچھ ایسا اثر انگیز ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ بالتحقیق سنا گیا کہ جب وہ رسالہ دہلی پہونچا تو بعض اکابر اہلحدیث نے کہا کہ البتہ تیرہ سو برس کے بعد یہ رسالہ بحث آمین مین قابل دید تالیف ہوا ہی بمقام چھپرہ جناب میانصاحب دہلوی کے ایک نامی شاگرد نے اپنے مجمع مین صاف کہدیا کہ یون تو ہم بھی اسکا جواب لکھ سکتے ہین اور آپ حضرات بھی مگر معقول جواب ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ عوام تو عوام خواص کے خیالات بدلے چلے جاتے ہین تو اوسکے جواب کے لیے جناب مولوی

محمد سعید صاحب بنارسی کو ادبھارا۔ لوگون کے کہنے سننے سے وہ مجبور ہوے اور ناچار قلم اوٹھایا مگر جب
دیکھا کہ معقول جواب غیر ممکن ہے تو آپنے عجب چالاکیون کو راہ دی جہان کہین مین نے کتب قلمیہ کے حوالے دیے
ہین یہ خیال کر کے کہ یہ کتابین نادر ہین عوام یا خواص کو بھی انکا ملنا دشوار ہے۔ اصل کتاب کیطرف
کون مراجعت کرتا ہے آپ نے بے کھٹکے لکھدیا کہ یہ روایتین مولف کی گڑھی ہوئی ہین۔ کتابون کے
حوالے محض جھوٹے ہین لوگون کو دھوکا دینے کو یہ عام فریب حملہ کافی تھا مگر اوسپر آپ نے طرہ یہ بھی
کیا کہ جابجا راویون کو بدلکر احادیث آمین بالاخفا پر جرح و قدح کردی اور بیشتر میری عبارت کا مطلب
ردو بدل کر کے بحث شروع کردی جب کتاب ختم کر چلے تو دہلی اور خدا جانے کہان کہان ملاحظہ کے لیے
بھیجی جب چند لوگون کی نظر سے گزر چلی تو چھپوا کر شایع کی جسکا نام سکین رکھا ہے۔ اور دیانت
و انصاف کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ مجھے سخت تعجب ہے کہ ہر چند یہ رسالہ چند علما کی نظر سے گزر کے
چھپا ہے مگر پھر بھی اسقدر بوچ لچر ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ حبل المتین کے دیباچہ کی عبارت
ہے وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنْ خَتَمَ بِآمِیْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ وَهُوَ رَسُوْلُهٗ مُحَمَّدٌنِ الْمُصْطَفٰی
وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقَتِهٖ وَاصْطَفٰی معترض صاحب اسپر
یون خامہ فرسائی کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا
تسلیما سورہ احزاب پارہ ۲۲ ترجمہ اے ایمان والو درود بھیجو حضرت پر اور سلام بھیجو
سلام بھیجنا۔ اللہ تعالے نے اس آیت مین دو باتون کا ارشاد فرمایا ہے ایک صلوۃ دوسرے سلام
بھیجنے کا حضرت پر۔ حضرت نیموی صاحب نے خالی صلوۃ ہی پر اکتفا فرمایا اور سلام کو ترک فرما کر
قول اللہ تبارک و تعالی کا خلاف کیا۔ حضرات ناظرین معترض صاحب کے علم و فہم کی ذرا داد دین
کہ مین نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین صرف صلوۃ پر اکتفا کی ہے تو یہ خلاف قرآن پاک
ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور علما کو جانے دیجیے خود آپ کے استاد جناب میان صاحب دہلوی
معیار الحق مین لکھتے ہین و نصلی علی نبیک محمد الذی اوجبت علینا اتباعہ
وجعلتہ لنا ھادیا وسراجا منیرا دیکھیے یہان صرف نصلی ہے نسلم نہین ہے تو کیا مولف

معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہے۔ اسکو جانے دیجیے خود آنحضرت نے اللھم صل علی محمد نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے تو کیا یہ درود شریف بھی مخالف قرآن پاک ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسی طرح جابجا آپ نے عجیب عجیب شگوفے چھوڑے ہین کہ بیساختہ ہنسی آجاتی ہے آپ کا رسالہ کیا ہے گویا کشت زعفران ہے اور سب سے زیادہ شکایت مجھے اس امر کی ہے کہ مین نے حبل المتین کو نہایت تہذیب کے پیرایے مین لکھا ہے مگر آپ نے بد تہذیبی کو یہانتک دخل دیا ہے کہ لوح پر اپنے رسالہ کو قامعۃ اساس مبتدعین لکھا ہے مین آپکے اس رسالہ کا مستقل جواب انشاء اللہ تعالی باطمینان لکھونگا مگر سردست آپنے جو لوگون کو دھوکے مین ڈالنے کے لیے میرے حوالے جھوٹ قرار دیے ہین اور مجھپر یا بعض علماے احناف پر کذب و افترا کا بہتان باندھا ہے اور راویون پر بیجا جرح و قدح کرکے احادیث آمین بالاخفا کی تضعیف کی ہے اوسکے متعلق اشہب قلم کو جولان کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ۔

پہلا بہتان

مولف نے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین بروایت انس مرفوعاً مروی ہے اعطانی الثامین ولم یعطہ احداً من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاہ ہرون یدعوا موسے ویؤمن ہرون **قال المعترض** صحیح ابن خزیمہ کا نسخہ ہند تو کیا عرب مین بھی نہین ہے خاکسار نے مدینہ منورہ کے کتب خانون و مکہ معظمہ کے کتبخانونکو صحیح ابن خزیمہ کی تلاش مین چھان ڈالا کہین اسکا پتہ نہ پایا۔ بڑے بڑے محدثین سابقین کو دیکھنا اسکا نصیب نہین ہوا حافظ ابن حجر نے ایک ربع صحیح ابن خزیمہ کا دیکھا ہے ناظرین منصفین خیال فرماوین کہ جھوٹے و غلط حوالہ دینے مین نیموی صاحب کیسے مشاق ہین اصل امر یہ ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین یہ روایت نہین ہے بلکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اور حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر مین اس روایت کو بحوالہ ابن مردویہ کے نقل کیا ہے الخ **اقول** سخت تعجب ہے کہ آپ کی نظر اقدس سے صحیح ابن خزیمہ گزری تک نہین اور صرف اسوجہ سے کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے

بحوالہ ابن مردویہ اسکو نقل کیا ہی آپ نے بے کھٹکے یہ حکم لگا دیا کہ یہ روایت صحیح ابن خزیمہ مین نہین ہے۔ اس کے متعلق زیادہ کیا کہون اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے اور عقل سلیم عطا کرے دیکھیے حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۱۰۲ مین یہ حدیث بایں عبارت موجود ہی عن انس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فقال ان اللہ قد اعطانی خصالا ثلثة اعطانی صلوٰۃ فی الصفوف واعطانی التحیة انها لتحیة اهل الجنة واعطانی التامین ولم یعطه احدا من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاه هارون یدعو موسی ویؤمن هرون رواه ابن خزیمة فی صحیحه من روایة زربی مولی ال المهلب تردد فی ثبوته لیجیے اس سے کما حقه ثابت ہوگیا کہ عبارت منقولہ صحیح ابن خزیمہ مین ہی اور ضرور ہی۔ فرمائیے آپکا بہتان کیسا ہباءً منثورًا ہوگیا۔

دوسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ بخاری کے استاد حمیدی نے اپنی مسند مین روایت کی ہی حدثنا سفیان بن عیینة نا سعید المقبری عن ابی هریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوته وقال آمین حتی یسمع من یلیه من الصف الاول قال المعترض یہ حدیث ان الفاظ سے مسند حمیدی مین نہین ہے۔ اور نہ آپ نے کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیا کہ آپ نے کس کتاب کے واسطہ سے یہ حدیث نقل کی ہی اور اگر اصل کتاب سے نقل کی ہی تو وہ اصل کتاب کہان ہی کس شخص کے کتاب خانہ مین ہی اقول افسوس ہی کہ حدیث کے باب مین آپ حضرات کے دعوی بہت کچھ ہین مگر پھر بھی مسند حمیدی کا پتہ نہ لگا۔ خیر اسی رد وقدح کے ذریعہ سے آپ لوگون کو نایاب کتابون کا پتا تو ملجائے۔ بہرکیف ہندوستان مین ایک نہین بلکہ مسند حمیدی کے تین نسخے ہین۔ ایک نسخہ ملکی جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کے کتبخانے مین۔

دوسرا نسخہ میرے مکرم دوست جناب مولوی شیخ احمد مکی محدث جنکا اکثر قیام بھوپال مین رہتا ہے اور جنکا ذکر روئداد جلسہ دستاربندی مدرسہ فیض عام کانپور منعقدہ ۱۳۱۲ھ مین ہے اور جنکے تالیفات سے بعض کتابین چھپکر شایع ہو چکی ہین اونکے پاس ہے مگر یہ نسخہ پورا نہین ناقص ہے تیسرا نسخہ شفیقی مولوی عبدالحق صاحب ساکن کرنول ضلع مدراس کے پاس ہے۔ مین نے وہ حدیث اسی کرنول کے نسخہ سے نقل کی ہے اوسمین بعینہ وہ روایت موجود ہے **ثم قال** عبارت فتح الباری سے معلوم ہوا کہ یہ زیادتی حتے یسمع من یلیہ من الصف الاول ابوداؤد کی روایت مین ہے نہ حمیدی کی روایت مین حضرت نیموی صاحب تو ایسے کامون مین بڑے شیر بہادر ہین اس زیادتی کو حمیدی کی روایت مین بھی لگا دیا ہے **اقول** مین مانتا ہون کہ فتح الباری مین زیادتی نہ زادہ مگر یہ تو فرمائیے کہ ابن حجر کے حوالہ نہ دینے سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ وہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی کے کسی نسخے مین نہین ہے۔ دیکھیے زرقانی کی شرح موطا مطبوعہ مصر مین یہ عبارت موجود ہے کہ للحمیدی من طریق سعید المقبری وابی داؤد من روایۃ ابی عبداللہ بن عم ابی ہریرۃ کلاہما عن ابی ہریرۃ نحوہ بلفظ اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال ابن حتے یسمع من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب ذرا انصاف سے دیکھیے کہ علامہ زرقانی کے کلاہما کہدینے سے صاف ثابت ہو گیا کہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی مین ضرور ہے۔ اور آپنے جو یہ لکھا ہے کہ زرقانی کا ماخذ فتح الباری ہے بجز مضحکہ طفلان اور کیا کہا جا سکتا ہے اور سب طرفہ تو یہ ہے کہ صفحہ ۳ مین جو مولف نے حمیدی کی اس روایت کا آخر ٹکڑا قال ابن حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول نقل کیا ہے اور اوپر کا ٹکڑا نہین لکھا تو آپ نے دونون روایتون مین مخالفت ثابت کی ہے۔ عجیب بات ہے کہ نصف حدیث نقل کرنے سے مخالفت ہو گئی **ثم قال** پہلے راوی اسکے سفیان بن عیینہ ہین وہ جب سعید مقبری کے پاس گئے تو اوسوقت سعید مختلط ہو گئے تھے ابن عیینہ نے اون سے اخذ نہین کیا۔ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین قلت ما احسب ان احدا اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ

يسيل فلم يحمل عنه الى قوله اے ناظرین اب آپ انصاف کرلین کہ سفیان نے توسعید
سے کچھ اخذ ہی نہین کیا پھر کیسی جرات سے حضرت شوق صاحب نے اس سند کو گڑھا **اقول**
آپکے علم و فہم پر خدا رحم فرمائے ذہبی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ سفیان نے سعید سے
قبل اختلاط بھی کچھ اخذ نہین کیا۔ اگر سفیان نے ان سے کچھ اخذ ہی نہین کیا تو پھر اس جملہ کے
لکھنے کا فائدہ کیا ہوگا۔ مطلب صاف ہے کہ بعد اختلاط عقل سعید مقبری سے کسی نے کچھ
اخذ نہین کیا۔ اسپر یہ شبہ وارد ہوتا تھا کہ عجب کیا کہ سفیان نے بعد اختلاط کچھ اخذ کیا ہو کیونکہ
انھون نے اونکی آخر عمر پائی ہی اس شبہ کے دفع کرنے کو علامہ ذہبی نے یہ کہا کہ سفیان
بن عیینہ سعید کے پاس آئے اور منھ سے لعاب بہتے ہوے دیکھا تو اونسے کچھ اخذ نہین کیا
غرضکہ ذہبی کے اوس قول سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعد الاختلاط سفیان نے سعید سے
کچھ روایت نہین کی ہے افسوس ہی کہ حضرت معترض نے سیاق و سباق کا کچھ لحاظ نہین کیا
اور دھڑسے لکھدیا کہ سفیان نے سعید سے کچھ اخذ نہین کیا۔ جناب والا پہلے فن مین کچھ
ممارست پیدا کر لیجیے پھر منھ کھولا کیجیے **ثم قال** خدا جانے اصل سند کیا ہی مگر یہ سند
تو خود حضرت نے گڑھ لی ہے اسمین کسی طرحکا شک و شبہ نہین **اقول** پہلے آپ
مسند حمیدی کی طرف مراجعت کرلین جب اوسمین کوئی اور سند پائین تو مجھپر الزام
لگائین۔ آپ کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیے کہ مسند حمیدی خواب مین بھی نہین دیکھی
اور مجھپر سند گڑھ لینے کا بہتان باندھ دیا۔ اب رہا نہین جاتا اتنا یہ بھی سن لیجیے کہ زرقانی
وغیرہ کی عبارت سے اتنا تو ضرور ثابت ہوا کہ اس حدیث کو ابوہریرہ نے روایت کیا ہے
اور ابوہریرہ سے سعید مقبری نے۔ دو راوی تو ثابت ہو گئے۔ رہے سفیان بن عیینہ
تو جسنے مسند حمیدی دیکھی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ حمیدی نے اس مسند مین ہر جگہ سفیان
بن عیینہ سے روایت کی ہے نہ کسی اور شیخ سے حقیقت مین وہ مسند حمیدی مسند سفیان
بن عیینہ ہے پس حمیدی کی روایت مین سفیان اور سعید و ابوہریرہ کا ہونا ضرور رہے

تیسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ امام طحاوی نے معانی الآثار کے باب قرأت بسم اللہ مین
روایت کی ہے حدثنا سلیمن بن شعیب الکیسانی قال حدثنا علی بن معبد قال
حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال کان عمر و علی لا یجہران
ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین **قال المعترض** اصل
نسخون طحاوی مین یہ جملہ ولا بالتعوذ ولا بآمین نہین ہے اسکو مولوی وصی احمد صاحب
محشی نے زیادہ کیا ہے الخ **اقول** استغفر اللہ جب آپ نے دیکھا کہ اس اثر سے مسئلہ آمین بالجہر
بالکل ضعیف ہوا جاتا ہے کیونکہ حضرت عمر رض اور حضرت علی رض کی ترک جہر سے یہ ضرور نکلتا
ہے کہ آنحضرت کا فعل بھی یہی نہین ہوگا کیونکہ یہ لوگ خلاف فعل نبوی نہین کر سکتے۔ اور
چھپے ہوئے نسخون مین یہ آخر کا ٹکڑا موجود ہے ہمپر تو گڑھ لینے کا الزام لگا نہین سکتے تھے
چالاکی سے جناب مولوی وصی احمد صاحب سورتی پر جو طحاوی کے محشی و مصحح ہین بڑھا دینے
کا بہتان لگا دیا بندۂ خدا کچھ شرم و حیا ہے یا نہین آپ ناحق لوگون پر افترا کرتے ہین کیا
اس بہتان کا گناہ آپ کے لیے معاف ہے۔ ہمارے شہر پٹنہ مین جناب مولوی خدا بخش خان
صاحب بہادر وکیل پٹنہ کا کتبخانہ مشہور و معروف ہے وہان معانی الآثار طحاوی کا
پرانا قلمی نسخہ موجود ہے اوسکی جلد اول ورق ۶۳ سطر ۶ مین یہ اثر بعینہ موجود ہے
اسکے علاوہ دوسرا نسخہ جناب مولوی سید فضل الرحمن صاحب رئیس اعظم پٹنہ محلہ
باقر گنج کے کتبخانہ مین بھی موجود ہے اوسکی جلد اول ورق ۱۰۶ سطر ۱ مین یہ ٹکڑا بعینہ مرقوم
ہے ان دونون قلمی نسخون کے باب قرأت بسم اللہ مین جسکا جی چاہے آکر دیکھ لے کہ
ولا بالتعوذ ولا بآمین کا ٹکڑا ہے یا نہین۔ خیر ان قلمی نسخون کو جانے دیجیے شیخ
عبد الحق محدث دہلوی مرحوم نے لمعات مین لکھا ہے وروی السیوطی فی
جمع الجوامع عن ابی وائل قال کان عمر و علی لا یجہران بالبسملة ولا بالتعوذ

له یعنی ابو وائل سے روی ہے کہ عمر رض و علی رض نہ بسم اللہ اور نہ اعوذ باللہ اور نہ آمین کو جہر سے پڑھتے تھے ۱۲ منہ

ذکرہا ابن شاہین رواہ ابو جعفر الطحاوی وابن شاہین فی السنن یہ عبارت جناب
مولوی خدا بخش خان صاحب وکیل پٹنہ کے قلمی نسخہ لمعات سے نقل ہوئی ہے اور بعینہ یہ
عبارت بحوالہ لمعات مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ پر چھپ بھی گئی ہے اب صاف ثابت ہو گیا
کہ وہ آخر کا ٹکڑا طحاوی میں بھی ضرور ہے۔ اب حضرات ناظرین انصاف فرمائیں کہ جب
محشی صاحب سے کئی سو برس پیشتر اس اثر کا طحاوی میں ہونا حافظ سیوطی شافعی لکھگئے
ہیں پھر یہ اتہام کہ مولوی وصی احمد صاحب محشی نے بڑھا دیا ہے کسقدر لغو ہے۔ حضرت معترض
صاحب سچ فرمائیے اب بھی آپ کو افترا و بہتان پر کچھ ندامت ہوئی یا نہین **ثم قال** اسکے
اس سند مین دو راوی متکلم فیہ ہین **اقول** حضرات ناظرین خوب یاد رکھین کہ جناب معترض
صاحب نے صرف دو راویون کے مجروح و متکلم فیہ ہونے کا دعوے کیا ہے **ثم قال** اسکے اول
سلیمان بن شعیب انکو ذہبی نے واضعین مین لکھا ہے یعنی یہ احادیث بنالیتے تھے نیز ذہبی
انکے حق مین لکھتے ہین قال ابن یونس روی مناکیر و قال العقیلی حدیثہ غیر محفوظ
اقول ذرا حضرات ناظرین معترض صاحب کی دیانت ملاحظہ فرمائین میزان الاعتدال سے
جو جرحین آپ نے نقل کی ہین وہ بنام سلیمان بن شعیب بن لیث بن سعد مصری ہین اور
امام طحاوی کے شیخ کا نام سلیمان بن شعیب کیسانی ہے چنانچہ روایت مذکورہ مین کیسانی کا لفظ
موجود ہے اور اونکے دادا کا بھی نام سلیمان ہے نہ لیث چنانچہ خود امام طحاوی نے معانی الاثار[۱۲]
کے باب سور الھر مین یون روایت کی ہے حدثنا سلیمان بن شعیب بن سلیمان
الکیسانی انکا ترجمہ میزان مین مذکور ہی نہین آپنے عوام کو دھوکا دینے کے لیے سلیمان
مصری پر جو جرحین ہوئی ہین اونکو کیسانی کیطرف منسوب کر دیا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ
یون تو خود آپکے ہمشرب رحیم آبادیون نے آپکو کاذب و سارق بہت کچھ لکھا ہے مگر مجھے
اعتماد نہین آتا تھا مگر اب مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ایسے امور مین ید طولےٰ رکھتے ہین اور بنجواے
المرء یقیس علی نفسہ دوسرون کو بھی اپنی ہی طرح جھوٹا سمجھتے ہین **ثم قال** دوسرے راوی

له یعنی یہ حدیث روایت کی ہے ابو جعفر طحاوی اور ابن شاہین نے اپنی سنن مین ۱۲

ابوبکر بن عیاش ہین آخر عمر مین انکا حافظہ خراب ومختلط ہوگیا تھا **اقول** ابوبکر بن عیاش
راویان بخاری سے ہین صحیح البخاری کے آخر کتاب الجنائز مین یہ روایت موجود ہے حدثنا
محمد اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابوبکر بن عیاش الخ اور میزان مین علامہ ذہبی نے
صاف لکھدیا ہے وقد اخرج له البخاری وهو صالح الحدیث ۔ پہلے آپ اسکو تسلیم
کرلین کہ صحیح بخاری مین بعض ضعیف حدیثین بھی ہین پھر منہ کھولین ۔ آپ حضرات کی
عجیب حالت ہے کہان تو یہ کہا کرتے ہین کہ صحیحین مین کوئی حدیث ضعیف نہین اور جب کوئی
روایت خلاف پیش ہوتی ہے تو راویان صحیحین پر بھی ہاتھ صاف کردیا کرتے ہین **تتمہ قال**
تیسرے راوی ابوسعید بن مرزبان کوفی بقال ہین جنکے حق مین خلاصہ مین لکھا ہے قال
النسائی ضعیف وقال الذهبی ماعلمت احداً وثقه **اقول** پہلے حضرات ناظرین
جناب معترض کی خبط بیانی ملاحظہ فرماوین کہ اوپر آپ نے یہ دعوی کیا کہ اس سند مین دو راوی
متکلم فیہ ہین ۔ اور دو راویون پر آپ جرح وقدح بھی کرچکے اب یہ تیسرا راوی متکلم فیہ
کہانسے آگیا ۔ اب آپ کے علم الرجال کا حال سنین کہ طحاوی کی روایت مین ابوسعید ہے
نہ ابوسعد اور سعید بن مرزبان جنکے حق مین جرحین منقول ہین اونکی کنیت ابوسعد ہے
نہ ابوسعید علامہ ذہبی نے **میزان** (ص ۳۴۴) مین لکھا ہے سعید بن المرزبان ابو سعد البقال
الاعور اور میزان کے باب الکنی مین ہے ابوسعد البقال سعید بن المرزبان اور
کاشف مین لکھا ہے سعید بن المرزبان العبسی ابوسعد البقال الکوفی الاعور
اور تہذیب مین لکھا ہے سعید بن المرزبان العبسی الکوفی ابوسعد البقال الاعور
مولی حذیفة الیمان اور حافظ ابن حجر نے **تقریب** (ص ۱۳۹) مین لکھا ہے سعید بن مرزبان
العبسی مولاهم ابوسعد البقال الکوفی الاعور اور اسی تقریب کے باب الکنی (ص ۴۲۱)
مین لکھا ہے ابوسعد البقال هو سعید بن المرزبان باب الکنی کی عبارتون سے اسکا
وہم بھی جاتا رہا کہ شاید ابوسعید کے عوض ابوسعد ہو کاتب ہو کیونکہ باب الکنی مین حروف

Prog-15332
HL-12791 (I)

بھی کا اعتبار ہے جن جن لوگون کی کنیت ابوسعد ہی اونکو ایک جگہ اور جنکی کنیت ابوسعید ہے اونکو ایک جگہ لکھا ہے۔ سعید بن مرزبانکی کنیت ابوسعد کے طبقہ مین لکھا ہی لہذا کسی طرح سہو کاتب کا وہم بھی نہین ہو سکتا۔ پس کما حقہ ثابت ہوگیا کہ سعید بن مرزبان کی کنیت ابوسعد ہے نہ ابوسعید۔ خلاصۃ التذہیب جسکی تھوڑی سے عبارت آپ نے نقل کی ہی وہ اسوقت باوجود تلاش کہین نہین ملی خدا جانے اوسمین کیونکر ہی اگر بالفرض ابوسعید ہے تو یقیناً چھاپے والون کی غلطی ہے کیونکہ اولاً ابن حجر نے اونکی کنیت ابوسعد لکھی ہے **ثانیاً** ذہبی نے بھی میزان اور کاشف دونون مین ابوسعد لکھا **ثالثاً** خلاصہ کی اصل تذہیب ہے اور تذہیب مین سعید بن مرزبان کی کنیت ابوسعد لکھی ہے المختصر طحاوی کی روایت مین ابوسعید ہین اونکے حق مین سعید بن مرزبان پر جو جرحین ہوئین ہین وہ کچھ مضر نہین کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ۔

چوتھا بہتان

مولف نے صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ اس اثر کو ابوجریر طبری نے تہذیب الآثار مین یون روایت کیا ہے اخبرنا ابوکریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین **قال المعترض**

یہ اثر بھی بعض متعصب حنفیون کی گڑھت ہے کتب متقدمین محدثین مین اسکا پتہ نہین ہے

اقول حافظ زیلعی کے استاد علامہ علاء الدین ترکمانی نے **جوہر النقی** مین بعینہ بحوالہ تہذیب الآثار طبری اسکو نقل کیا ہے اور حافظ عینی نے بھی اسکو شرح صحیح بخاری مین نقل کیا ہی مگر اسمین ابوکریب کا نام نہین جو غالباً سہو کاتب ہی بہرکیف ایسے متبرک علما کے حق مین گڑھت کا اتہام بجز دریدہ دہنی اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خیر یہ لوگ تو حنفی تھے ان لوگون نے گڑھ لیا مگر اسکا کیا جواب ہی کہ جمع الجوامع مین حافظ سیوطی شافعی نے بھی اس اثر کی نسبت یہ لکھا ہی کہ رواہ ابوجریر والطحاوی وابن شاہین فی السنۃ اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہی کہ

کہ ابوجریر طبری جامع تہذیب الآثار نے بھی اس اثر کو روایت کیا ہی **ثم قال** اگر آپ سچے ہین تو اصل کتاب تہذیب الآثار سے اس اثر کو دکھلا دیجیے یا کسی کتب خانہ معروف کا حوالہ دیجیے کہ فلان جگہ یہ کتاب تہذیب الآثار موجود ہی **اقول** آپ اسی ذریعہ سے مجھسے نایاب کتابون کا پتہ دریافت کر لیجیے بہرکیف خاص شہر پشاور مین ایک نامی کتبخانہ ہے جسمین ہزارون قلمی کتابین ہین پہلے اوسکے مالک ایک ذی علم شخص تھے اب اونکی لڑکیان قابض ہین اوس کتبخانہ مین تہذیب الآثار موجود ہے آپ اوسمین دیکھ لیجیے **ثم قال** معہذا اسکی سند مین ابوبکر بن عیاش و ابوسعید بقال موجود ہین حال اونکا پہلے لکھا گیا ہے **اقول** اسکا جواب بھی تیسرے بہتان مین لکھا گیا اور آپ کی قابلیت ظاہر کی جاچکی۔

پانچوان بہتان

مولف نے صفحہ ۲۰ مین بحوالہ معجم کبیر طبرانی یہ اثر نقل کیا ہے حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی سعید البقال عن ابی وائل قال کان علی و عبد الله لا یجہران ببسم الله الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بامین مین نے اس اثر کی نسبت لکھا ہے کہ اسکو پنجاب کے نسخے سے نقل کیا ہے **قال المعترض** یہ اثر بھی آپ کی گڑھت ہی کتب حدیث مین اس اثر کا کہین پتا نہین ہے حافظ زیلعی شیخ ابن الہمام عینی حافظ ابن حجر بڑے بڑے مخرج حدیث کے گذر گئے جنھون نے اثر ابن مسعود کو تلاش کیا کسی نے آجتک معجم طبرانی کا حوالہ ندیا۔ اب بتائیے تو سہی پنجاب کے کس شہر مین یہ نسخہ طبرانی کا تھا اور کس شخص کے کتابخانہ مین اگر آپ سچے ہین تو پورا پتہ لکھیے **اقول** حضرات ناظرین معترض صاحب کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائین کہ آپ کی نظر سے معجم کبیر گزری تک نہین اور صرف اس سبب سے کہ زیلعی وغیرہ نے معجم کبیر کا حوالہ نہین دیا آپ نے مجھپر گڑھ لینے کا اتہام لگا دیا۔ **خفاجی** کے حاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر مین یہ عبارت موجود ہی اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی وائل قال کان علی

وعبد الله بن مسعود لا یجھران بالتامین جب حاشیہ خفاجی مین حوالہ موجود ہی تو مولف کی گڑھت کیونکر ہو گئی۔ اور معجم کبیر کا جو پتہ پوچھا ہے لیجیے ہم بتائے دیتے ہین مگر ہمارا یہ احسان آپ حضرات کو ماننا پڑیگا کہ صرف نایاب کتاب کا پتہ نہین بلکہ ایک عظیم الشان کتبخانہ کا نشان بتائے دیتے ہین ۔ پنجاب کے علاقہ شہر بہاولپور مین جناب مولوی شمس الدین مرحوم کا نامی کتبخانہ ہے جسکے مالک آجکل مکرمی جناب مولوی نور احمد صاحب خلف جناب مولوی شمس الدین مرحوم رئیس بہاولپور ہین اونھین کے کتبخانہ مین معجم کبیر بخط ولایت موجود ہے مین نے اس کتاب کے لیے اپنے شاگرد منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی کو شہر ملتان سے بہاولپور بھیجا تھا اور وہان سے نہایت جانفشانی و عرق ریزی کے ساتھ معجم کبیر مثنہ منگوائی اور تمام و کمال دیکھ گیا اور اثر مذکور کو بضمن آثار عبد اللہ بن مسعود نکالا۔ جناب معترض صاحب صرف اس کتبخانے پر کیا موقوف ہی اللہ کے فضل و کرم سے ایسے ایسے نامی کتبخانون کی اطلاع رکھتا ہون کہ بڑے بڑے شائقین حدیث کو جنکی خبر تک نہین اور بیشک میرے لیے بہت بڑا فخر ہے کہ ایسی ایسی نایاب کتابین نظر سے گزرین ہین جنکے دیکھنے کو لوگون کی آنکھین ترستی ہین ثم قال سند جو آپنے گڑھی ہی اسمین ابو سعید لقال و ابو بکر بن عیاش ضعیف ہین اقول بغیر اصل کتاب دیکھے ہوے اتہام و بہتان سے توبہ کیجیے اور ہزار بار توبہ کیجیے اور ابو سعید اور ابو بکر بن عیاش کے متعلق تیسرے بہتان مین کما حقہ بحث لکھی جا چکی۔

چھٹا بہتان

مولف نے صفحہ ۶ مین لکھا ہی کہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ قال حدثنی ابی ثنا محمد بن فضیل ثنا عاصم عن ابی عثمن قال قال بلال یا رسول اللہ لا تسبقنی بامین قال المعترض ص ۱۱۹ اصل نسخہ مسند امام احمد مین ہی قال بلال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبقنی بامین چنانچہ یہ روایت سنن کبرے کے

واسطہ سے پہلے منقول ہوئی۔ اب ناظرین ذرا دیانت و امانت حضرت بنوی صاحب کا
اندازہ فرماوین اور اسپر اور روایات منقولہ غیر معروفہ کو قیاس کرین اقول وقت تالیف
حبل المتین اللہ تعالے کی عنایت سے مجھے مسند امام احمد کے متعدد نسخے ملے اور ہر ایک
مین یہ حدیث اوسی طرح پائی جسطرح مین نے نقل کی ہے۔ اور نسخون کو جانے دیجیے
جناب مولوی خدا بخش خان صاحب وکیل پٹنہ کے کتبخانہ مین مسند کے چند ٹکڑے موجو
ہین نسخہ نمبری ۶۲ مین یہ حدیث بعینہٖ موجود ہے اسکے علاوہ اس شہر مین مسند کا ایک اور
پورا نسخہ موجود ہی جسکی کیفیت یہ ہے کہ جناب مولوی محمد محسن مرحوم ساکن خضر چاپ ضلع
مونگیر کے کتبخانہ مین اسکا پورا نسخہ تھا۔ ہمارے شہر عظیم آباد محلہ صدر گلی کے نامی رئیس
جناب میر احمد حسین مرحوم نے اوسکی نقل کرانا شروع کی تین جلدین لکھی جاچکی تھین کہ
اونکا انتقال ہوگیا خضر چاپ کے نسخے کی جلد رابع آجتک اونھین کے کتبخانے مین ہے
مین نے احتیاطاً پھر اس نسخہ کیطرف بھی مراجعت کی تو جلد رابع ورق ۸۸ مین وہ حدیث
بعینہٖ پائی۔ جسکا جی چاہے ہمارے شہر کے ان دونون قلمی نسخون مین جو نہایت پرانے
ہین آکر حدیث مذکور دیکھ جائے۔ اب مین پوچھتا ہون کہ معترض صاحب نے جسطرح
حدیث نقل کی ہی کس نسخے مین ہے اور اگر کسی نسخہ مین ہے تو عبارت منقولہ کی ترکیب
کیا ہے قاعدے سے وہ عبارت ہرگز درست نہین اور مزہ تو یہ ہی کہ آپ نے جو عبارت بحوالہ
بیہقی نقل کی ہے وہ اور ہی طرح ہے ان ھذا لشئ عجاب

ابحاث متفرقہ

حضرت معترض صاحب احادیث کے متعلق جسقدر آپ نے افترا و بہتان کیے ہین
اون سبکا جواب باصواب ہو چکا۔ اب کچھ اور باتین ملاحظہ ہون صفحہ ۹ مین جو آپنے
آنحضرت وغیرہ کے آہستہ درود پڑھنے کا دعوے کیا ہے ذرا ارشاد ہو کہ کس حدیث مین مذکور ہے
کہ آنحضرت صلعم وغیرہ درود آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ مین باواز بلند کہتا ہون کہ آپ کیا اگر

آپ کے جمیع ہم مشرب ملکر چاہین کہ حدیث سے نماز مین درود آہستہ پڑھنا ثابت کردین
تو دشوار ہے جب آپ حضرات کے نزدیک قولوا جہر پر دال ہی تو چاہیے کہ بفحواے
حدیث صحیحین قولوا اللھم صل علی محمد الخ درود شریف کو بھی بالجہر پڑھا کیجیے صفحہ ۴۱
مین جو بحوالہ دُرمختار و شامی یہ لکھا ہی کہ اگر دو ایک مرد نے سنا تو جہر نہین وہین پر مین نے
یہ بھی لکھدیا ہی کہ اس قسم کی قرات اصطلاح فقہا مین جہر نہین کہلاتی یعنے اگر کوئی شخص
نماز سریہ مین اسطرح قرات کرے کہ سانس کی حرکت سے دو ایک لوگ سن لین تو وہ
قرات سریہ ہی نہ جہریہ ہی سجدہ سہو لازم نہین اور صفحہ ۴۴ مین جو مین نے یہ لکھا ہی کہ دو
ایک شخص کے بھی سننے کی حالت مین جہر کا اطلاق ہوتا ہی یہان محاورے سے بحث ہی
آپنے جو دونون مین منافات ثابت کی ہی اور دریدہ دہنی سے دروغ گو را حافظہ نباشد
ارشاد فرمایا ہی یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہی افسوس ہی کہ آپ حبل المتین کے مطالب
بھی بخوبی سمجھنے پر قادر نہین اور خواہ مخواہ رد لکھنے پر امادہ ہوگئے صفحہ ۳۶ مین جو ابوداود
کی حدیث سکتہ پر آپ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یزید ضعیف ہین پہلے یہ ارشاد ہو کہ
آپ کس یزید کو سمجھے ہین اس نام کے بہیترے رُواۃ ہین پہلے متعین کر لیجیے پھر مجھے
جواب باصواب لیجیے۔ اور قتادہ باوجود مدلس ہونے کے مقبول ہین دیکھو ذہبی
نے میزان مین لکھا ہے مع هذا فاحتج به اصحاب الصحاح ولا سیما اذا قال
حدثنا اور حسن بصری کا سماع سمرہ بن جندب سے ثابت ہے ایسی حالت مین اونکی
تدلیس کچھ مضر نہین حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہی وھو مدلس فلا یحتج
بقوله عن فی من لم یدرکه اور تعلیق الممجد مین ہے اما مرسله فھو مقبول
فان مراسیل الحسن معتمدة اور یہ جو مین نے لکھا ہے کہ ابوداود جس حدیث پر
سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہے اسپر آپ یون معترض ہین کہ
یہ ابوداود پر بہتان ہے اسکا جواب سنیے کہ حافظ ابن صلاح نے مقدمہ مین

ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے ماکان فی کتابی من حدیث فیہ وھن شدید
فقد بینتہ ومالم اذکر فیہ شیئاً فھو صالح وبعضھا اصح من بعض اس
قول سے کما حقہ ثابت ہے کہ ابوداؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ اونکے
نزدیک صالح ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث صالح کم سے کم درجہ حسن رکھے اور حدیث
حسن پر صحیح کا اطلاق درست ہے کما فی ظفر الامانی اور عند الحنفیہ تعلیماً زور سے
آمین وغیرہ پڑھنے کا جواز ہدایہ کے حاشیہ کے اس عبارت سے جو قرأت بسم اللہ کے باب
مین ہے ثابت ہے وان کان الکتاب المکروہ لاجل التعلیم لیس بمکروہ اور مین نے
جو بہتیرے احادیث آمین بالجہر نقل کرکے یہ لکھا ہے کہ انکے علاوہ کوئی حدیث کہین نظر
سے نہین گزری اسکے جواب مین آپ نے دارمی وغیرہ کی حدیثین نقل کر دی
ہین یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہے یہ تو وہی وائل بن حجر اور عطا کی حدیثین ہین
جنکو مین نے بحوالہ ابوداؤد وغیرہ نقل کیا ہے۔ پھر نئی حدیثین کیونکر ہوگئین۔
اور مصنف ابن ابی شیبہ کے اثر مین جو آپ نے یہ دعوے کیا ہے کہ اسمین مطر بن
طہمان وراق ہین نہ مطر بن میمون ۱۱ ذرا اسکی دلیل ارشاد ہو کہ یہ نہین وہ ہین اور
سنن کبرے بیہقی اور مستدرک حاکم کی حدیثون کی نسبت جو یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ
روایت مدینہ منورہ کے کتبخانہ قبہ محمودیہ سے مین نے نقل کی تھی ۱۱ مین پوچھتا ہون
کہ کیا جس سے آپ نقل کرین اوس سے دوسرا شخص نقل نہین کر سکتا ہر سال ہندوستان
سے ہزارون آدمی حرمین شریفین جاتے ہین پھر وہانکے نسخون سے نقل لینا کون سی
مشکل بات ہے آپ دور کیون جاتے ہین مین ہندوستان ہی مین بتائے دیتا ہون۔
سنن کبرے بیہقی کی اکثر جلدین رامپور کے کتبخانہ مین اور پوری جلدین پشاور کے
کتبخانے مین ہین۔ اور مستدرک حاکم کے چند نسخے ہندوستان مین ہین چنانچہ مین پہلے
خضر چک مین اس کتاب سے مشرف ہوا ہون مسند ابن راہویہ کا پتہ اگر آپکو نہین ملتا

تو مجھسے سنئے کہ قاہرہ کے کتبخانہ مین یہ کتاب موجود ہے۔ دیکھیے احسان فراموشی کیجیے گا
ذرا میری تلاش کی داد دیجیے گا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کو بھول نجائیگا۔ بیہقی نے
جو شعبہ کی حدیث رفع صوت روایت کی ہی جسکا ذکر علامہ ابن قیم نے اعلام الموقعین مین
کیا ہی مین نے اوسکی نسبت لکھا ہی کہ مجھکو اسکی صحت مین کلام ہی آپ کو غالباً سند تو معلوم نہین
اور بے تامل صحیح ہونیکا حکم لگادیا۔ دیکھیے بیہقی نے سنن کبری مین یون روایت کی ہے
اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ فی الفوائد الکبیر لابی العباس فی حدیث شعبة
قال ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابراھیم بن مرزوق البصری ثنا
ابو الولید ثنا شعبة عن سلمة بن کہیل قال سمعت حجراً ابا العنبس یحدث
عن وائل الحضرمی انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین
قال آمین رافعاً بھا صوتہ دیکھیے اسمین ابراہیم بن مرزوق بصری واقع ہوے
ہین تقریب مین لکھا ہی ابراہیم بن مرزوق بن دینار الاموی البصری
نزیل مصر ثقة عمی قبل موتہ فکان یخطی ولا یرجع ذرا اس آخر کے ٹکڑے
کو ملاحظہ فرمایے اور سرگزہ بیان ہوچکا اور شعبہ کا دو سندون سے روایت کرنا اسطرح
ہے کہ حدیث خفض بواسطہ سلمہ عن حجر عن علقمہ عن ابی وائل روایت کی اور حدیث
رفع صوت بواسطہ سلمہ عن حجر عن ابی وائل ایک مین علقمہ کا واسطہ ہی اور دوسرے
مین نہین پہلی روایت ترمذی وغیرہ مین موجود ہی اور دوسری روایت سنن کبرے
مین جسکی صحت مین مجھے کلام ہی افسوس ہی کہ آپکی نظر بالکل تنگ ہی اور بات بات مین
انکار کرتے ہین یہیے آپ کی اکثر باتون کا جواب باصواب ہوچکا اب جو باتین رہگئی
ہین وہ ایسی ہین کہ ہر ذی علم خود میری کتاب حبل المتین سے اونکا جواب دیسکتا ہے
اسکے علاوہ مین خود باطمینان انشاء اللہ آپ کی ہر تقریر کا جواب لکھونگا اوسوقت آپکے
بخوبی ظاہر ہوجائیگا کہ آپ کو علم حدیث سے کس قدر بیخبری ہے۔

تنبیہ

اب چلتے چلاتے اتنا تو ضرور کہونگا کہ مین نے جو یہ دعوے کیا ہی کہ خلفاء اربعہؓ مین سے کسیکا آمین بالجہر کہنا اثر صحیح کیا معنی اثر ضعیف سے بھی ثابت نہین دیکھیے اسکے خلاف آپ ثابت نکر سکے اسکے علاوہ عقلی طور پر جو مین نے ترک جہر آمین کی دلیل پیش کی ہے کہ نماز جہریہ دن رات مین تین وقت پڑھی جاتی ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہریہ مین زور سے آمین کہتے ہوتے تو یہ واقعہ پوشیدہ رہنے کا نہ تھا بلکہ شدت از بام ہوجانیکا تھا صحابہ و تابعین ہرگز مختلف نہوتے ابوہریرہؓ کو کبھی ترک تامین کی شکایت کی نوبت ہی نہ آتی۔ کیونکہ ہر شخص دیکھا دیکھی زور سے آمین کہتا اور سنت نبوی کو جاری رکھتا۔ یہ وہ بات نہی جسمین اختلاف کی صورت ہی ممکن نہ تھی مثلاً امریکہ مین اگر کوئی عالم جائے اور لوگون کو مسلمان بنائے اور وہان برابر نماز جہریہ مین ثنا کو زور سے پڑھے تو ہرگز اوسکے مرید مختلف نہونگے اور دیکھا دیکھی ہر شخص زور سے ثنا پڑھیگا۔ پس غور کرنے سے عقلی طور پر بھی ضرور ثابت ہوجاتا ہی کہ آنحضرتؐ نے یا تو کبھی زور سے آمین نہین کہی یا اگر کہی ہی تو احیاناً اور اکثر آپ نے آہستہ ہی کہی ہے جس سے استمرار ترک جہر آمین بخوبی ثابت ہوتا ہی میری اس تقریر کا بھی کچھ جواب آپ سے نہو سکا اور دبی زبان سے تکبیر کا واقعہ کہکے کہا ہدے جناب والا ذرا صاف فرمائیے تو قلعی کھلے۔ بات تو یہ ہی کہ آپ حضرات تعصب سے نمانین یہ امر آخر ہی ورنہ عقلاً و نقلاً ہر طرح آمین بالسر کو ترجیح ہی جسکا تفصیلاً بیان حبل المتین مین موجود ہی یہی وجہ ہی کہ جب سے یہ رسالہ چھپا ہی اکثر لوگون کے خیالات پلٹ گئے آمین بالسر کی قوت کے قائل ہوگئے۔ اور جواب جواب الجواب سے تو اور بھی آپ حضرات کی رہی سہی بات جاتی رہی۔ اور بخوبی قلعی کھل گئی۔ عام طور پر لوگون کو معلوم ہوگیا کہ قائلین بالجہر کے پاس آمین بالسر کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کا کوئی معقول جواب نہین

والحمد للہ علیٰ ذلک ط

تمت

دار الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

یہ تو ظاہر ہے کہ حدیث مین پہلے **بلوغ المرام** یا **مشکوۃ** شریف پڑھائی جاتی ہے اور انکے مولف شافعی المذہب تھے۔ ان کتابون مین زیادہ وہی حدیثین ہین جو مذہب امام شافعی رح کے موید اور مذہب حنفی کے خلاف ہین۔ اوسپر طرہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر معلم درپردہ غیر مقلد ہوتے ہین۔ بیچارے اکثر طلبہ یہ ابتدائی کتابین پڑھکر مذہب حنفی سے بدعقیدہ ہوجاتے ہین پھر جب صحاح ستہ کی نوبت آتی ہے تو اونکے خیالات اور بھی بدلجاتے ہین۔ علمائے حنفیہ نے کوئی ایسی کتاب قابل درس تالیف ہی نہین کی کہ جسمین مختلف کتب احادیث کی وہ حدیثین ہون جن سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہو پھر بیچارے طلبہ ابتدا مین پڑھین تو کیا اور اونکے عقائد درست رہین تو کیونکر۔ آخر بیچارے غیر مقلد نہون تو کیا ہون۔ فقیر نے انھین خیالات سے حدیث شریف مین **آثار السنن** نام ایک کتاب کی بنائے تالیف ڈالی ہے اور ارادہ ہے کہ کتب متداولہ کے علاوہ عرب و عجم کے نایاب کتب احادیث سے حدیثین انتخاب کرکے جمع کرون اور حاشیے پر اسناد لکھدون المسعی منی والاتمام من اللہ۔

مین نے اس تبرک کتاب کے لیے عظیم آباد مین **دار الحدیث** قائم کی ہے جس سے غرض یہ ہے کہ درس احادیث کے ساتھ ہندوستان کے نامی کتبخانون سے کتب احادیث کی فراہمی کا سامان کیا جائے اور جو نایاب کتابین کتبخانون سے باہر نکل نہین سکتین وہان خود جاکر اونمین سے حدیثین انتخاب کیجائین۔ ظاہر ہے کہ اس اہم کام کے لیے سرمایۂ وافر درکار ہے بغیر توجہ قوم وارکین ریاست صرف میری محنت کافی نہین ہوسکتی۔ مگر ہمارے احناف کا جوش مذہبی اور ہندوستانی ریاستون کی فیاضی ہمین یقین دلاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی **دار الحدیث** کو ضرور کافی مدد ملیگی اور ہمارا حوصلہ روز بروز بڑھتا جائیگا۔ اور ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ امید کہ جن صاحب کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب کتاب ہو اوس سے فقیر کو مطلع فرمائین۔

المشتہر

خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی شہر عظیم آباد پٹنہ۔ شاہ کی املی

اشتہار کتب مؤلف

اُوثقُ العُرَۃ الجید

ائمہ اربعہ رحمہم کی تقلید کے بیان مین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے قیمت فی جلد - مع محصول - ۵ر

مقالۂ کاملہ

ایک صاحب نے حضرت مرشدنا مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی مدظلہ کے بعض ارشادات و ملفوظات پر کچھ بیجا خامہ فرسائی کی تھی اوسی کے جواب مین یہ رسالہ لکھا گیا ہے قیمت فی جلد مع محصول - ۴ر

تذییل

اس رسالے مین ہاتھ وغیرہ چومنے کا استحباب کتب فقہ و حدیث سے کما حقہ ثابت کیا گیا ہے - قیمت فی جلد - ۲ر

حبل المتین

آمین بالجہر کے ثبوت مین یہ رسالہ نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا گیا ہے جسکے مداح مخالفین بھی ہین قیمت مع محصول - ۶ر

ازاحۃ الاغلاط

غلط الفاظ کی تحقیق مین یہ رسالہ بحوالہ کتب و اشعار اساتذہ نہایت جانفشانی سے لکھا گیا ہے - قیمت فی جلد - ۸ر

اصلاح

یہ رسالہ شعرائے ہند کے حق مین حکم اکسیر رکھتا ہے - اسمین متروکات وغیرہ کا بیان نہایت تحقیق کے ساتھ ہے قیمت فی جلد - ۳ر

ایضاح

یہ رسالہ اصلاح کی شرح ہے - جسمین شاعری کے متعلق جابجا جدید و مفید باتین درج ہین علاوہ یہ کہ اصلاح و ازاحۃ الاغلاط یہ دونون نایاب رسالے بھی بعد نظر ثانی اسکے ساتھ چھپے ہین - قیمت فی جلد - ۶ر

سرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے - اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کی گئی ہے - اسکے ساتھ نعمت عظمےٰ حل القصیدہ - تذکرۃ الشوق - دندان شکن - طومار التوبیخ بھی شامل ہین قیمت فی جلد مع محصول - ۵ر

نغمۂ راز

یہ پر درد مثنوی اردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرایے مین نظم ہوئی ہے - فی جلد مع محصول - ۴ر

یادگار وطن

یہ ایک عمدہ تذکرہ ہے جسمین مؤلف کی سوانح عمری اور حضرات علمی کے تراجم اور بزرگان کے حالات درج ہین مین جابجا اخبار کے مضامین طرح بین کی چھیڑ چھاڑ اور زباندانی وغیرہ کے متعلق نہایت عمدہ مباحث لکھے گئے ہین - قیمت فی جلد مع محصول - ۸ر

سوز و گداز

عظیم آباد کا عاشقانہ اصلی قصہ حسن اور شاہم سند سے عشق و حسن کی ہو بہو تصویر پاک محبت کے دلکش واقعات یہ مثنوی عنقریب چھپنے والی ہے اسکے ساتھ غزلیات درد بھرے صبح وصال شام فراق کا بھی مجموعہ رہیگا قیمت مع محصول - ۶ر

المشتہر

خادم العلما ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی متوطن موضع نیمی - تھانہ نتوسہ ضلع عظیم آباد - حال مقیم محلہ شاہ ٹولی

انہ یعلم الجہر وما یخفیٰ

الحمد للہ کہ در تائید رد السکین مؤلفہ جناب مولانا محمد ظہیر احسن محدث نیموی

Pao 15-332

تردید السیف
الیٰ
راس اہل الحیف

مؤلفہ جامع الفضائل جناب سید ابو البقا محمد یوسف صاحب بسمل عظیم آبادی

باہتمام خاکسار محمد عبد القادر

در احسن المطابع واقع پٹنہ طبع گردید

له حضرت مؤلف جناب مولوی خدا بخش خانصاحب بہادر چیف جسٹس حیدرآباد کے بھتیجے ہین جنکا کتب خانہ مشہور و معروف ہے ۱۲ ابو الحسن عظیم آبادی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد امیدوار مغفرت پروردگار ہادی رشید[له] ابوالبقا محمد یوسف عظیم آبادی ولد جامع الحسنات مجمع البرکات سخنور بے بدیل فاضل نبیل جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دام فیضہ حضرات ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ جب علامۂ زمن محدث کامل الفن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی نے رسالہ حبل المتین فی الاخفاء بآمین کی تائید مین رسالہ ردّ السکین لکھکر شائع کیا اور جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی مولف السکین کے بہتانات و اغلاط کی قلعی کھولدی تو جناب بنارسی نے جاہلون مین نام کرنے کو بعض باتون کا اوٹ پٹانگ جواب موسوم بہ سیف الموحدین علیٰ عنق راد السکین چھپواکر شائع کیا۔ حضرات ناظرین رسالے کے نام ہی سے حضرت کی تہذیب کا اندازہ کر سکتے ہین مگر اسکی شکایت ہی بیکار ہے جو شخص اپنے مذہب کے علما کی شان مین سخت کلامی کرچکا ہو وہ علماء احناف کے حق مین جو کچھ نہ کہے وہی تعجب ہے اب اگر ادھر سے بھی کوئی شوخ کلمہ سرزد ہو تو قابل عفو ہے کہ از ماست کہ بر ماست۔ ہر کیف بمضمون ع جواب جاہلان باشد خموشی۔ سکوت ہی مناسب تھا مگر اس خیال سے کہ عوام دھوکے مین نہ پڑین اور جہلا انکے دام تزویر مین نہ آجائین قلم اوٹھا کر اپنا جوہر دکھاتا ہون اور آپ کی سیف کو رد کرکے آپ ہی پر چلادیتا ہون اور اس رسالے کا نام تردید السیف الی راس اہل الحیف رکھتا ہون وما توفیقی الا باللہ۔

بحث صلوۃ وسلام

حبل المتین مین آنحضرت صلعم کے لئے صلوۃ اور آپ کے آل رضو و اصحاب رض وغیرہم کے لئے سلام اختیار کیا

گیا ہے۔ بنارسی صاحب جنکے انوکھے اعتراضات قابل نمایش گاہ ہوا کرتے ہین یون معترض ہوئے
کہ قران مین یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے۔ سلام کو جو ترک کیا تو
خلاف قران کیا۔ حضرت شوق نے ردّ السکین مین لکھا کہ اور علما کو جانے دیجئے خود آپ کے اُستاد
جناب میان صاحب دہلوی معیار الحق مین لکھتے ہین و نصلی علی نبیک الخ دیکھئے یہان صرف
نصلی ہے نسلم نہین ہے تو کیا مولف معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہے
جب بنارسی صاحب نے دیکھا کہ بیڈھب پڑی شرم وحیا بالاے طاق رکھ کر بات یون بنائی کہ جناب
میان صاحب دونون کے عامل ہین ایک کو اونھون نے زبان مبارک سے ادا کیا یعنی سلام کو
اور صلوٰۃ کے لکھنے پر اکتفا فرمایا،، امو مو ہو حضرات ناظرین ذرا اس جواب کی داد دین اور ضرور داد دین
ہمین تو ایسے مہمل اعتراض اور رزل تاویل کا جواب لکھتے ہوئے عار آتی ہے۔ اور سب سے زیادہ تعجب ہی کہ
خود معترض صاحب رسالہ کشف الستور وغیرہ مین حامداً و مصلیا علی النبی الکریم لکھ چکے ہین
اور پھر بھی دوسرون پر اعتراض کرتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جواب یون دیا گیا
ہے کہ خود انحضرت نے اللہم صل علی محمد نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے کیا یہ درود شریف بھی
مخالف قران پاک ہے معترض صاحب اسکا جواب یون دیتے ہین کہ کیا التحیات مین سلام حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر نماز مین نہین پڑھا جاتا الخ جناب والا آپ وجہ استدلال تو سمجھے نہین اور آئین بائین
شائین اوڑانے لگے مطلب یہ ہے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صلوٰۃ تعلیم کی اور زبان
مبارک سے ادا فرمائی اوسوقت تو آپ نے ترک سلام کیا۔ اور صرف صلوٰۃ پر اکتفا فرمائی۔ یا جو
شخص خارج نماز صرف یہ درود پڑھیگا وہ تو مخالف قرآن ٹھہریگا۔ ہان جناب آپ نے مولف معیار کے
کلام کی تو یون تاویل فرمائی کہ سلام کو زبان مبارک سے ادا کیا۔ اب ذرا یہ ارشاد ہو کہ جب آپکے
نزدیک صلوٰۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوٰۃ درست نہین تو صحابہؓ وقت ملاقات آنحضرت کو سلام
کس طرح کیا کرتے تھے۔ اناپ شناپ کچھ جواب دیدینا چاہئے یہی کہدیجئے کہ جی مین صلوٰۃ بھی
کہہ لیا کرتے تھے۔ آو میان گم شد نہ نمک خدا خر گرفت۔

حدیث حمیدی

حدثنا سفیان بن عیینۃ نا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال اٰمین حتی یسمع
من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب نے اس حدیث پر یون خامہ فرسائی کی ہے

کہ سفیان بن عیینہ نے مقبری سے کچھ اخذ نہیں کیا ہے کیونکہ علامہ ذہبی نے میزان مین لکھا ہے
قلت ما احسب ان احداً اخذ عنه فی الاختلاط فان ابن عیینة اتاه فرای لعابه
یسیل فلم یحمل عنه رد السکین مین نہایت عمدگی سے اسکا جواب دیا گیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ اس عبارت سے بعد الاختلاط عدم اخذ سفیان ثابت ہوتا ہے نہ قبل اختلاط۔ معترض صاحب
نے چالاکی سے رد السکین کی پوری تقریر نقل نہیں کی اور سوال گڑھ کے بعض علما کے پاس
بھیجدیا جسکی سمجھ مین جو آیا جواب لکھا۔ آپ نے وہی تحریرین جنمین خدا جانے کیا کیا کتر بیونت
کی ہے پیش کی ہین مگر اتنا نہ سمجھے کہ بعض علما کا یہ جواب کہ نفس عبارت اس سے ساکت ہے کہ
پہلے روایت کی ہو یا نکی ہو،، آپ کے دعوے کے خلاف ہے کیونکہ آپ نے علامہ ذہبی کی وہی
عبارت عدم اخذ کی دلیل ٹھہرائی ہے رہی یہ بات کہ سفیان بوقت وفات سعید ۱۳ یا ۱۶ یا ۱۸ برس
کے تھے اور سعید چار برس قبل وفات مختلط ہو چکے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ پھر بھی سفیان کا
سن کچھ کم نہیں محدثین نے تو چار پانچ برس والے کا سماع معتبر لکھا ہے چنانچہ علامہ ابن حجر
مکی نے خیرات الحسان مین لکھا ہے والصواب الذی علیه جمهور المحدثین و استقر
علیه العمل ان الصغیر اذا میز صح سماعه وان کان خمس سنین او اقل۔ اب
معترض صاحب یہ فرمائین کہ اگر ہم اونھین کے ہم مذہب علما کی یہ تحریر دکھائین کہ ذہبی کی اوس
عبارت سے عدم اخذ ثابت نہین تو اپنی غلطی کا اقرار کرینگے یا نہین۔ کیا ظلم کی بات ہے کہ روایت
مذکورہ مین تحدیث کی تصریح موجود ہے آپ اصل کتاب کی طرف مراجعت تو کرتے نہین اور خواہ مخواہ
شاخین نکال رہے ہین۔

حدیث سکتتین

ابو داود مین ہے حدثنا مسدد ثنا یزید ثنا سعید نا قتادة عن الحسن ان سمرة بن
جندب و عمران بن حصین تذاکرا فحدث سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم سکتتین سکتة اذا کبر و سکتة اذا فرغ من قراءة غیر المغضوب
علیهم ولا الضالین فحفظ سمرة و انکر علیه عمران بن حصین الخ اس حدیث پر معترض
نے بھی بہت سے اعتراضات کئے تھے جنکا جواب رد السکین مین موجود ہے اونمین سے ایک اعتراض
یہ ہے کہ یزید راوی ضعیف ہین آپ سے رد السکین مین پوچھا گیا کہ اس نام کے بہتیرے
رواۃ ہین آپ کس یزید کو سمجھے ہین حضرت معترض کو اتنی تمیز کہان کہ کون یزید ہین یہ کہہ کے ٹال

کہ راوی یزید کی تعئین کی مجکو کچھ ضرورت نہین ،، سبحان اللہ آپ ضعیف ہونے کا دعوی بھی
کرین اور پھر یہ ارشاد فرمائین کہ مجکو کچھ ضرورت نہین - بہتر آپ مجھسے سُنئے کہ یہ یزید بن زریع
ہین خود ابوداؤد کی اکثر روایات مین تصریح موجود ہے چنانچہ باب فی کراھیة البزاق فی
المسجد مین یہ روایت موجود ہے حدثنا مسدد ثنا یزید بن زریع عن سعید الجریری
عن ابی العلاء الخ اب ہم ایسی روایت پیش کرتے ہین کہ ابوداؤد کی اوس روایت کے کل راوی
موجود ہین - امام بخاری نے جزء رفع الیدین مین روایت کی ہے حدثنی مسدد قال ثنا
یزید بن زریع عن سعید عن قتادة عن الحسن الخ تذکرة الحفاظ مین ہے مسدد بن مسرھد
د س الحافظ الحجة ابو الحسن الاسدی البصری سمع جویریة بن اسماء وحماد
بن یزید و یزید بن زریع وطبقتھم کہیے اب معلوم ہوگیا کہ نہین کہ مسدد کے شیخ یزید بن
زریع ہین - افسوس کا مقام ہے کہ ایک دریدہ دہن جسکو علم سے کچھ مس نہو بے سمجھے بوجھے اتنے بڑے
جلیل القدر محدث کو جسکے حق مین ثقة ثبت لکھا ہو - ضعیف ہونے کا عیب لگائے - ہمین
زیادہ تر تعجب اس سے ہے کہ آپ ایک اشتہار مین حبل المتین کی نسبت لکھتے ہین کہ خاکسار نے
نہایت بسط کے ساتھ اس رسالے کا جواب لکھکر جناب میان صاحب کو سنایا جناب میان صاحب
نے اس رسالے کو بہت پسند فرمایا ،، افسوس جس رسالے مین ایسی جاہلانہ مہمل باتین ہون اوسکو
آپ کے جناب میان صاحب سنکر پسند فرمائین حق یہ ہے کہ آپ بھی بدنام ہوئے اور آپنے جناب
میان صاحب کو بھی بدنام کیا - ابھی کیا ہوا ہے دیکھئے آئندہ کیسی دھجیان اوڑائی جاتی ہین -
رہا ایک یہ قول کہ ابوداؤد کی یہ روایت شاذ مردود ہے دو سکتہ بعد فراغ کل قرأة تھا نہ بعد
ولا الضالین - یہ قتادہ کا وہم ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ روایت نہ شاذ ہے نہ مردود ہان
آپکا قول البتہ مردود ہے - کل روایات کی تطبیق مجھسے سنئے - جس روایت مین اذا فرغ من
القرأة ہے قرأت سے مراد قرأت فاتحہ ہے اور جہان سکتة عند الرکوع ہے وہان سکتہ ثالثہ
مراد ہے کل روایات کے ملانے سے تین سکتے نکلتے ہین اور قتادہ کی روایت شاذ کیونکر ہو سکتی ہے
باسناد صحیح انکے متابع یونس بن عبید موجود ہین سنن دارقطنی مین ہے حدثنا ابو حامد
الی قوله عن یونس بن عبید عن الحسن قال قال سمرة بن جندب حفظت سکتتین
عن رسول الله فی الصلوة و قال الحسین بن سعید قال سمرة حفظت عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم سکتتین فی الصلوة سکتة اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتة

اذا فرغ من قرأة فاتحة الكتاب الخ۔ اب وجہ مذاکرہ مجھسے سنیے کہ سمرہ نمازمین تکبیر افتتاح
اور ولا الضالین کے بعد سکتے کیا کرتے تھے لوگ انپر معترض ہوئے اونھون فعل نبوی کا حوالہ دیا مگر
عمران وغیرہ نے انکار کیا آخر یہ جھگڑا ابی بن کعب کے یہان پیش کیا گیا۔ ابی بن کعب نے سمرہ کی
موافقت کی چنانچہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا هشیم
ثنا منصور ویونس عن الحسن عن سمرة بن جندب انه كان اذا بهم سكت سكتتين
اذا افتتح الصلوة واذا قال ولا الضالين سكت ايضا هنية فانكروا ذلك عليه فكتب
الى ابي بن كعب فكتب اليهم ابي ان الامر كما صنع سمرة۔ یہ اثر دار قطنی مین بھی مروی ہے
اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ ولا الضالین کے بعد کا سکتہ بہت صحیح ہے۔ حضرت یہ معرکہ علم و استعداد
ہے بے پر کی اوڑانے سے کچھ کام نہین چلتا۔

بحث سکوت ابی داود

حبل المتین مین لکھا گیا ہے کہ ابو داود جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی
ہے۔ صاحب سکین کو ان باتون کی کیا خبر یون خامہ فرسا ہوئے کہ یہ ابو داود پر افترا ہے۔ اسکے جواب
مین خود ابو داود کا قول دیکھا یا گیا معترض صاحب نے جسکی تاویل کر دی اب ہم ایسی عبارت پیش کرتے
ہین کہ حضرت بغلین جھانکنے لگین گے۔ نصب الرایہ مین حافظ زیلعی نے لکھا ہے وقول صاحب
الكتاب وما رواه الشافعي ضعفه ابو داود هذا غير صحيح فان ابا داود روى حديث
القلتين وسكت عنه فهو صحيح عنده على عادته في ذلك۔ معترض صاحب سے ایسی
باتون کا انکار جائے تعجب نہین مگر تعجب اون علما سے ہے جنھون نے آپ کے رسالہ سکین کو قبل طبع
دیکھا یا سنا پھر بھی ایسی رکیک باتین رہنے دین۔ یا تو اونھین خود خبر نہ تھی یا دیدہ و دانستہ
مہمل اعتراضات کے روادار ہوئے۔ حق یہ ہے ع این خانہ تمام آفتاب است۔

اثر طحاوی

معانی الآثار طحاوی کے اثر کے متعلق ضروری ابحاث رد السکین مین موجود ہین۔ رہی یہ بات کہ سعید
ابن مرزبان کی کنیت ابو سعید بھی تھی معترض صاحب کا یہ قول ہرگز قابل التفات نہین عام کتب رجال
مین انکی کنیت ابو سعد کے طبقہ مین ہونا نہ ابو سعید کے طبقہ مین صاف اس امر پر دال ہے کہ اونکی کنیت
ابو سعید نہ تھی اگر ہوتی تو یقال ابو سعید بھی لوگون نے لکھدیا ہوتا چنانچہ ابو سعد ازدی کی نسبت لوگون
نے ویقال ابو سعید لکھدیا ہے۔ معترض صاحب یا تو اونکی کنیت ابو سعید کے طبقہ مین دکھلائیے یا

تصریحات اکابر پیش کیجئے کہ اونکی کنیت ابوسعید بھی تھی اور یون اگر کہین ابوسعد کے عوض ابوسعید چھپ گیا ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے سہو کاتب سے ابوسعد سے ابوسعید ہو جانا کچھ جائے تعجب نہین ۔ جب آپ سے ان دو باتون مین سے کوئی بات نہو گی اوسوقت ہم اوس اثر کے کل رواۃ کی توثیق ثابت کر دینگے ۔ اور ابوبکر بن عیاش کی نسبت جب علامہ ذہبی نے اپنا قول وھو صالح الحدیث لکھدیا ہے تو اونکی روایت حسن کے درجہ سے ہرگز کم نہین ہو سکتی ۔ آپ یہ باتین کیا جانین اپنے جناب میان صاحب سے دریافت فرما لیجئے کہ وہ کیا فرماتے ہین ۔ اور حافظ زیلعی وغیرہ کا نصف اثر نقل کرنا اسپر کیونکر دال ہو سکتا ہے کہ بقیہ عبارت اصل کتاب مین نہین ۔ برابر علما کا دستور چلا آتا ہے کہ بقدر ضرورت عبارت حدیث نقل کر دیا کرتے ہین چنانچہ مشکوۃ ہی کو دیکھ جائیے کہ کتنی حدیثین باختصار اوسمین درج ہین افسوس کہ حضرت شوق نے قلمی نسخون کے علاوہ علامہ سیوطی کی جمع الجوامع سے بھی ثابت کر دیا کہ مطلوبین ولا بالتعوذ ولا بامین کا ٹکڑا ضرور ہے اور آپ ایک نسخہ بھی دیکھا نہین سکتے جسمین یہ جملہ نہو پھر بھی مرغی کی ایک ٹانگ وہی اگلی ہانک لگاتے چلے جاتے ہین ۔

بحث قولوا

حبل المتین مین لکھا گیا ہے کہ قولوا جہر پر ہرگز دال نہین ورنہ چاہئے کہ درود کو بھی زور سے پڑھا کرین کیونکہ حدیث مین قولوا اللھم صل علی محمد آگیا ہے ۔ اسکا جواب معترض صاحب نے سکین مین یون دیا کہ درود تابع التحیات ہے اور التحیات کا آہستہ پڑھنا ثابت ہے لہذا درود بھی آہستہ پڑھا جاتا ہے ۔ پھر اسکے بعد آپنے آنحضرت کا آہستہ درود پڑھنے کا دعوی کیا اسپر رد السکین مین لکھا گیا کہ کسی حدیث سے آنحضرت کا آہستہ درود پڑھنا ثابت نہین آپ کیا اگر آپکے جمیع ہم مشرب ملکے چاہین کہ حدیث سے درود آہستہ پڑھنا ثابت کرین تو مشکل ہے ۔ معترض صاحب اسکے جواب مین ارشاد فرماتے ہین کہ درود آہستہ پڑھنے کو بڑے زور شور سے السکین کے صفحہ ۹ مین ثابت کیا گیا ہے ۔ واہ جناب آپ نے خوب ہی ثابت فرمایا ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ صلوۃ کا تابع التحیات ہونا اوسکی کیفیت ہے کہ جناب نواب صاحب مرحوم بدور الاہلہ مین لکھتے ہین کہ احادیث مصرح اند بمحل تشہد و بانکہ تشہد کجا بتوان گفت ودر احادیث وارده بتعلیم کیفیت صلوۃ ذکر اخفا در تشہد نیست انتہی غرضکہ آپ حضرات کے نزدیک محل درود متعین ہی نہین پھر تبعیت یعنی چہ ۔ بہرکیف آپ حدیث سے اخفاء درود شریف ثابت نکر سکے اور قیامت تک انشاء اللہ ثابت نکر سکینگے ۔ اب جمیع حضرات غیر مقلدین کو پکار کر کہا جاتا ہے کہ یا تو اسکے قائل ہو جائین کہ قولوا بحالت اطلاق جہر پر دال نہین امام بخاری کا استدلال غلط ہے یا بجواب حدیث قولوا اللھم صل علی محمد الخ درود کو جہر کے بھی قائل ہو جائین ۔ ابھی کیا ہوا ہے اس حضرت مجاہد کی تحریر کیا کیا ان حضرات کی قلعی کھلتی ہے اور کیسی کیسی غلطیان ثابت ہوتی ہین

ابحاث متفرقہ

معترض صاحب جب کچھ جواب بن نہین پڑتا تو ناسخ کی تحریف کاتب کا سہو بتانے لگتے ہین جبل المتین کے صفحہ مین ابن خزیمہ کی جو روایت نقل کیگئی ہے اوسکی نسبت حضرت نے یہ تحریر فرمایا کہ ابن خزیمہ مین یہ حدیث نہین ہے بلکہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے جب یہ دیکھا یا گیا کہ حافظ منذری کی ترغیب مین ابن خزیمہ کا حوالہ موجود ہے اوسکی جواب مین آپ یون گل افشانی فرماتے ہین کہ ترغیب مطبوعہ مین جو یہ روایت ابن خزیمہ سے نقل کی گئی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی ناسخ کو وہم ہوگیا ہو ابن مردویہ کا ابن خزیمہ بنادیا ہو" واہ جناب ہو سکنے کی ایک ہی کہی ترغیب مین بعد نقل روایت یہ عبارت موجود ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ اگر اصل مین ابن مردویہ ہوتا تو فی تفسیرہ ہوتا نہ فی صحیحہ بندہ خدا ابن مردویہ کی صحیح کہان ہے ایدن کیون نہین سمجھتے کہ یہ حدیث ابن خزیمہ نے بھی روایت کی ہے اور باختلاف الفاظ و تغایر کلمات ابن مردویہ نے بھی آپ خواہ مخواہ وہم ناسخ کو کیون دخل دے رہے ہین ۔ امام طحاوی کے شیخ سلیمان بن شعیب کیسانی کی نسبت آپنے جو احتمالات فاسدہ نکالے ہین وہ بجز مضحکہ طفلان کچھ اور نہین ناظرین رد السکین آپ کی بددیانتی خوب سمجھگئے ۔ تمت

نتیجہ فکر سخنور کامل جناب سید شاہ حکیم محمد محفوظ الحق صاحب اصل عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی دام فیضہ

سند جید و اصل یہ سیف الملحدین	نافت حسن آبروی دین حق	گشت سالش چون بر فتن بد	رد شمشیر عدوی دین حق ۱۲ ۱۳۰۶

اشتہار

بالفعل آثار السنن نام ایک کتاب حدیث شریف مین قابل درس بطور مشکوۃ مختلف کتب احادیث سے انتخاب کر کے تنقید اسانید کے ساتھ مع التعلیق الحسن علی آثار السنن مین لکھ رہا ہون جو حنفیہ کے لئے نہایت بکار آمد ہے ۔ بفضلہ کتاب الطہارۃ تمام ہوچکی کتاب الصلوۃ کے بھی اکثر ابواب لکھے جاچکے ۔ میرا قصد ہے کہ ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ مصر و روم و حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجائے ۔ اور پورے طور پر مکمل کر کے چھپوائی جائے ۔ امید کہ جن صاحب کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب قلمی کتاب ہو وہ مجھے مطلع فرمائین اگر مجھے ضرورت ہوگی خود ہوکر اوس سے مستفید ہونگا ۔

المشتہر

خادم حدیث نبوی محمد ظہیر احسن شوق نیموی ۔ از شہر پٹنہ ۔ شاہ کی گلی

KBOPL
U297.2 R13-
HL12791I